تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالتؐ لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان

ماہنامہ

الرشید

لکھنؤ

جلد ا شمارہ ۲ ماہ اکتوبر ۲۰۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۶

ناموس رسالت نمبر

خصوصی اشاعت

ناشر: تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ لکھنؤ

ناموس رسالت نمبر

جلد ۱
شمارہ ۲

تحریک تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان

ماہنامہ

الرشید

لکھنؤ

ماہ اکتوبر ۲۰۲۴ مطابق ربیع الثانی ۱۴۴۶

مدیر

مولوی انس قمر بانگرموی

معاون مدیر

فیض رشید لکھنوی

خط و کتابت کا مکمل پتہ

TAHREEK E TAHAFFUZ E NAMOOS E RISALAT LKO
MASJID SAAD SONA BHATTA BARAURA BALAGANJ LUCKNOW 26003 UP
E-MAIL HAFIZFAIZRASHEED09@GMAIL.COM

Contact Numbers
+91 94156 83541 +91 63071 56950

فہرست

گوشہ جات	عناوین	مضمون نگار	نمبر شمار
حمد باری تعالیٰ	میری زندگی کے مالک	نامعلوم	۴
نعت نبیؐ	نبی کے آستانے پر	مولانا ڈاکٹر مہدی حسن خان فہمی ندویؔ	۵
تعارف	الرشید	فیض رشید لکھنوی	۶
آواز الرشید	رسول اللہؐ کی گستاخی اور ہم	مدیر کے قلم سے	۷
ناموس رسالت	نرسمہانند کی گستاخی کا جواب	عبد السبحان بوڑیوی	۱۴
ذکر رسولؐ	مائیکل ہارٹ کی تصنیف میں ذکرِ رسولؐ	رضی اللہ خیر آبادی	۱۸
پیغام	نرسنگھانند کی گستاخی ناقابل برداشت	صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ	۲۳
پیغام	نرسنگھانند کی گستاخی ناقابل برداشت	قاضی سید ضیاء العارفین القادری	۲۵
پیغام و اعلان	تحفظ ناموس رسالتؐ	فیض رشید لکھنوی	۲۷

مضامین کی اشاعت کے لیے درج ذیل نمبرات پر رابطہ فرمائیں:

6307156950, 94156 83541

میری زندگی کے مالک

میری زندگی کے مالک میری زندگی بنا دے
نئی شان سے جبیں میں مجھے ایسا حوصلہ دے

میں تیرے کرم کا طالب مجھے ظلمتوں کا کیا ڈر
میرے راستوں میں پھر سے نئے دیپ جگمگا دے

تیری اک نظر کرم سے میری زندگی سنورے
مجھے جس قدر طلب ہے تو طلب سے بھی سنوار دے

تو اجالے ہی اجالے میری زندگی میں بھر دے
جو اندھیرے بڑھ رہے ہیں وہ اندھیرے تو مٹا دے

مجھے تیری آرزو ہے مجھے تیری جستجو ہے
میں تجھے پکارتا ہوں تو مجھے بھی تو صدا دے

نبی کے آستانے پر

مولانا ڈاکٹر مہدی حسن خان فہمی ندوی
استاذ فقہ و عربی ادب معہد الفردوس الرحمانی دوبگا لکھنؤ

خدا کا فضل تو دیکھو ہوا کتنا زمانے پر
کیا مامور نبیوں کو ہمیں رستہ دکھانے پر

بروز حشر وہ کیسے خدا کو منھ دکھائے گا
ستم ڈھایا ہے جس نے میرے آقا کے گھرانے پر

مدینے کی بہاروں کا مقدر پوچھتے کیا ہو
بہاریں رقص کرتی ہیں نبی کے آستانے پر

چمک جائے گا ماضی کی طرح انساں کا مستقبل
محمد مصطفیٰ کو راہ کا رہبر بنانے پر

مرے آقا کے دامن کی ہواؤں کا ہے یہ فیضان
چمن میں گل مہک اٹھتے تھے ان کے مسکرانے پر

یقیناً چڑھتے سورج کی طرح ہو جائے گی قسمت
شہ کون و مکاں کی ہر ادا دل میں بسانے پر

محبت کی ہواؤں نے بدل دی زندگی ساری
کہ دنیائے ستم میں آپ کے تشریف لانے پر

نبی کی نعت کہتا ہے یہی بس سوچ کر فہمی
یقیناً بخش دے گا رب اسے نعتیں سنانے پر

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

الرشید

فیض رشید لکھنوی

الرشید ایک ماہنامہ رسالہ ہے جو کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کی ترجمانی کے لیے جاری کیا گیا ہے اس سے پہلے بھی اس تحریک کی جانب سے رسالے شائع کیے گئے جسکے پانچ شمارے نکل پائے لیکن کچھ دقتوں کی وجہ سے وہ بند ہوگئے لیکن اب اسے ایک ماہنامہ کی شکل دی گئی ہے اور اس کا نام الرشید رکھا گیا ہے۔

یوں تو دعوت و تبلیغ کے مختلف طریقے ہیں جن میں سے ایک کڑی اس کی اسلامی رسائل بھی ہے، قوم کے نوجوانوں کو بیدار کرانا سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگانا، آج دنیا میں کیا ہو رہا ہے ہم اس سے ناواقف ہیں ہمارے ہاتھوں میں ہر وقت موبائل ہے پھر بھی ہم دنیا کی خبروں سے اور اسلامی چیزوں سے ناواقف ہیں، اس موبائل کے ذریعے ہمارے دین و ایمان کو خطرہ ہے ایک مرتبہ مولانا سید بلال عبدالحئ حسنی ندوی (ناظم ندوۃ العلماء) نے ندوۃ العلماء کے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ یہ موبائل جو آج ہمارے پاس ہے اس کے فوائد انتہائی کم اور نقصانات زیادہ ہیں یہ حقیقت ہے جس کا انکار نہیں۔

بہر حال اس رسالے کا مقصد قوم وملت کو بیدار کرنا ان کو ان کی شخصیت سے واقف کرانا، دین واسلام کی باتیں ڈیجیٹل طریقے سے ان تک پہنچانا ہے۔

آپ اس رسالے کو پڑھ کر اس سے استفادہ کریں اور اس کی نشر واشاعت میں ہمارے معاون بنیں۔

یہ رسالہ ان شاءاللہ اسلامی کیلینڈر و قمری تاریخ کے اعتبار سے ہر مہینہ پابندی سے نکلے گا

ماهنامہ الرشید لکھنؤ

رسول اللہ ﷺ کی گستاخی اور ہم

مدیر کے قلم سے

بلغ العلی بکماله

کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله

صلوا علیہ و آله

اللہ جل جلالہ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اس نے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا، اور ساتھ ہی ساتھ ایک عظیم نعمت سے بھی مالا مال فرمایا، اور ہم سب کے آقا و مولا حضور تاجدار مدینہ سرور کائنات فخر موجودات رحمت للعالمین امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ فالحمد للہ

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ "محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا"

بیشک اس کائنات کا وجود ہی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی ذاتِ اقدس تو رحمت و عافیت کا وہ میٹھا اور ٹھنڈا جھرنا ہے جو جنم جنم کے پیاسوں کی پیاس بجھاتا اور ان کی نسلوں کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ آپ کی تعلیمات نے دنیا کے سنوارنے اور نکھارنے میں ایسا عظیم کردار ادا کیا کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کی بلندی کا اعتراف کئے بنا نہیں رک سکے۔ بقول کنور مہندر سنگھ بیدی

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پر اجارہ تو

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی وانقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

آپ علیہ الصلاۃ والسلام رہتی دنیا تک مسلمانوں کے قلوب کا نور، اور کائنات کے عالمگیر معلم و قابل اعتماد آئیڈیل ہیں لقب امی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی مبارک زندگی ایک انسانیت بھری مثال ہے۔ آپ نے عدل و انصاف کا نظام قائم کیا، غریبوں، یتیموں، مسکینوں، مظلوموں، بیواؤں، کمزوروں کی مدد کے لئے ہمہ وقت کھڑے رہے۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک عظیم نظام تعلیم کو تشکیل دیا، جس کے تحت جہاں پہلے لوگ جاہلیت کے بھنور میں رہتے تھے، وہاں الفاظ علم و فن کے بہتر ساختے گئے۔ آپ نے علم اور حصول علم کی اہمیت کو اجاگر کیا، اور اسلامی معاشرت کے اصولوں کے مطابق علم کے حوالے سے خواتین کو بھی تعلیم دی۔

آپ کی روحانیت و تمثیلی طرز زندگی نے مسلمانوں کے قلوب میں ایک ایسی خاص جگہ بنائی کہ اس کی مثال نہ کوئی تھا اور نہ کوئی ہو گا (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمان عملی اعتبار سے خواہ کتنے بھی گئے گزرے کیوں نہ ہوں لیکن اپنے پیغمبر حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی طرح کی گستاخی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ یقیناً مسلمانوں نے دولت، عظمت، وجاہت، شوکت و سطوت اور اقتدار و حکومت سب کچھ کھو دیا ہے مگر اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب تک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمانوں کے قلوب کے اندر حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت اسی طرح زندہ و پائندہ ہے، جس طرح ماضی میں تھی۔ اس لیے مسلمان اپنی جان تو دے سکتے ہیں، لیکن حضور

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

پوری دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات میں اللہ رب العزت کے بعد سب سے اعلیٰ اور مبارک ہستی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ آپ سے محبت و عقیدت مسلمانوں کے ایمان کا جز ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین سے زیادہ اس کی اولاد سے زیادہ حتیٰ کہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یعنی محبتِ رسول ﷺ ایمان واسلام کی علامت اور نشانی ہے۔

بقول شاعر مشرق علامہ اقبال

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں،
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

آج دشمنان اسلام مسلمانوں کے قومی وجود و شعور، تشخص اور شعار کو مٹانے کے لیے عالمی سطح پر اپنی بے پناہ مادی طاقت اور ایجادی قوتوں کو کام میں لا رہے ہیں تاکہ کسی طرح مسلمانوں کا مذہب اسلام اور حضور ﷺ سے اطاعت و پیروی، محبت و عقیدت اور غلامی

کارشتہ مخدوش اور کمزور پڑ جائے اور مسلمان بھی دیگر قوموں کی طرح محمد ﷺ کو مجسم خدا، دیوتا، اوتار یا انسان کے بھیس میں خدا اور فرشتہ سمجھنے لگیں۔

دشمنانِ اسلام حضور اکرم ﷺ کی شان مبارک میں اس طرح کے گستاخانہ بیانات کوئی دیوالیہ پن، اسلامی اصولوں اور اسلامی قوانین سے عدم واقفیت اور لاشعوری کا نتیجہ نہیں دیتے بلکہ اس کے پس پشت صہیونی اور اسلام دشمنوں کی بہت ہی منظم اور گہری سازش ہوتی ہے۔ سطحی طور پر تو اہانت رسول والے بیانات کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنے اور سیاسی فائدہ اٹھانا ہوتا ہے، کیوں کہ ایسا کرنے والے جانتے ہیں کہ گستاخانہ بیانات دینے یا اس موضوع پر کتاب لکھنے سے مسلمان اشتعال میں آئیں گے، احتجاج و مظاہرے کریں گے، میڈیا میں خبریں آئیں گی اور وہ راتوں رات شہرت کے آسمان تک پہنچ جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی جیسے اشتعال انگیز بیانات انٹرنیٹ پر بہت موجود ہیں اور دن بدن اس ذخیرے میں اضافہ ہو رہا ہے، کیا آپ نے دیکھا نہیں اکھل بھارتیہ ہندو سماج پارٹی اور اس کے کارگزار صدر کملیش تیواری کو، ان کو کون جانتا تھا؛ لیکن ہم لوگوں نے ان اشتعال انگیز اور اہانت آمیز بیانات کو شیئر کر کے اس ناپاک اور گستاخ رسول اور اس کی تنظیم کو راتوں رات شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔

ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کی عقل و شعور کا بھی امتحان ہوتا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے مقاصد کو سمجھتے ہیں یا نہیں۔ کیوں کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات گرامی امت کے لئے ایک سایہ دار درخت کی مانند ہے اور اس شجر طیبہ کا سایہ قیامت تک امت پر دراز رہے گا، امت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی ٹھنڈی

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

چھاؤں سے متمتع ہوتی رہے گی۔ اس شجر سایہ دار اور ثمر بار کا فیض رحمت امت کو ہمیشہ مستفیض کرتا رہتا ہے۔

اب امت کا فرض ہے کہ اپنے خون جگر سے اس کی آبیاری کرے تاکہ اس پر کبھی خزاں نہ آئے اور دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عزائم میں کبھی کامیاب نہ ہوسکیں۔

زمانہ ماضی میں بھی کچھ لوگوں نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخیاں کی مگر آج کے زمانے کی طرح بیجا الزامات نہیں لگاتے تھے اور جو لگاتا وہ برے انجام کو پہنچتا اور لوگوں میں خائب و خاسر اور رسوا ہوتا آپ مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کسی شخص نے آپ کی پاک دامنی، پارسائی اور امانت داری پہ کبھی انگلی تک نہیں اٹھائی۔ ہاں آپ کے دشمنوں نے آپ کے خلاف چالیں چلیں آپ کو تکلیف دہ کلمات ضرور کہے لیکن آپ کی پاک دامنی پر کسی نے سوال نہ اٹھائے کیونکہ وہ آپ کی حقیقت سے واقف تھے کہ اگر ہم آپ کی پاک دامنی پر سوال اٹھائیں تو ہماری بات پہ کوئی یقین نہیں کرے گا۔

میرے عزیزو! آج جو خبیث الفطرت لوگ پیارے نبی کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں یا کر رہے ہیں، حقیقت میں وہ لوگ اسلام مخالف طاقتوں کے کلاب و خنجر ہیں۔ ورنہ ایسی بیہودہ بہتان تراشی ہرگز نہ کرتے، ان ہی بدبخت میں سے ایک یتی نرسنگھانند سرسوتی بھی ہے جس نے ابھی چند روز قبل شان اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں انتہائی بیہودہ بہتان لگایا، حالانکہ اگر اس کی اور اس جیسے دوسرے خبیثوں کی چھان بین کی جائے تو ایسے افراد خود بے اصل اور کسی گوفے اور غار میں ڈھونگی باباؤں کے ناجائز کرتوتوں اور عیاشیوں کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ بڑے ہوکر خود بھی وہی کرتوت کرتے ہیں جو ان کے ناجائز باباؤں نے

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

کیے یعنی عیاشیاں اور لڑکیوں کی تسکری۔ اگر ان عقل کے اندھوں کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی مبارک زندگی سے کچھ بھی معلومات ہوتی تو ایسے نازیبا کلمات نہ بکتے، ظاہر ہے کہ جو لوگ اس قسم کی الزام تراشی کرتے ہیں، گندی گالیاں بکتے ہیں اور کھلم کھلا دہشتگردی پھیلاتے ہیں، صرف اور صرف اسلام دشمنی کی وجہ سے ہے۔ یہ سب ہندوستانی باشندوں کے امن و امان خطرے میں لانے کے لئے ہے، اور یہ ایسی خطرناک دہشت گردی ہے کہ بم دھماکے اور خطرناک وائرس سے کہیں زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہے آپ دیکھیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے مذہبی رہنماؤں کی برائی اور اس کے متعلق نازیبا کلمات کہتا ہے تو ایک خاص طبقہ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ جاتی ہے اور دہشتگردانہ الفاظ بولنے والے پر قانونی کاروائی نہ ہونا قانون پر سے بتدریج یقین ختم ہو جاتا ہے اور لوگ قانون کو ہاتھ میں لے کر خود فیصلہ کرنے پہ مجبور ہو جاتے ہیں اور نتیجہ فتنہ فساد کے سوا کچھ بھی نہیں۔

نرسنگھانند سرسوتی جیسے بے اصل لوگوں کے الفاظ تو نہیں دہراؤں گا مگر جس قسم کی وہ گالیاں دیتا ہے یقیناً وہ عالمی دہشتگرد اور ظالم و جابر شخص ہے۔ یہ ایسی شرمناک حرکت کر کے ہندوستانی جمہوریت کو داغدار تو کرتے ہی ہیں ساتھ ہی ساتھ مسلم سماج کے دلوں کو بھی مجروح کرتے ہیں۔

اس لئے میں قانون اور اسکے ٹھیکیداروں اور حکومت کے عہدے داروں سے ناامیدی کے باوجود درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ میں ذرا سی بھی شرم باقی ہے تو ان فسادی دہشتگردوں کے خلاف فوری کارروائی اور سخت اقدامات کیے جائیں کیونکہ یہ جمہوری ملک ہے جب تاناشاہی ملک میں اس قسم کی دہشتگردی ناقابل قبول ہے تو جمہوری ملک میں ایسی حرکت جمہوریت پر بدنما داغ ہے۔

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

اسلام کسی کے بھی مذہبی رہنماؤں کو برا بھلا نہیں کہتا مگر جس مذہب میں ظلم و ستم پروان چڑھتے ہوں جس قوم میں دہشتگردی عروج پاتی ہو اسے اسلام اور اس کے ماننے والے برداشت بھی نہیں کرتے، ملک میں امن و امان اور ترقی اسی وقت ممکن ہوگی جب خانہ جنگی سے دور رہ کر پورا ملک متحد ہوگا اگر ملک کے کسی بھی اقلیتی طبقہ پر کسی قسم کی مالی، بدنی یا جذباتی ظلم یا دہشتگردی ہوگی تو ملک کا امن و امان برباد ہونے کے ساتھ ملک بجائے ترقی کے تنزلی اور بدحالی کا شکار ہوگا۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی مبارک زندگی خصوصاً آپ کے اخلاق، انسانیت، محبت، احترام ہمارے دینِ اسلام کی شناخت کا ایک اہم حصہ ہے۔

جس کو مسلمان صرف اور صرف تقلید اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہی اشرف المخلوقات بن سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور مدد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ آپ کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نرسمہانند کی گستاخی کا جواب

عبد السبحان بوڑیوی
متعلم دار العلوم دیوبند

یہ زمانہ واقعی ایسا ہے کہ جہاں ہر سو فتنہ و فساد کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ اخلاقی زوال اور روحانی پستی نے انسانی اقدار کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ایسے میں ایک بار پھر ملعون نرسمہانند جیسے بدبخت کا ناپاک وجود سرورِ کائنات، امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں زبان درازی کر رہا ہے۔ یہ فتنہ انگیز حرکت نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں گھاؤ کھود رہی ہے، بلکہ انسانی اخلاقیات کے بنیادی اصولوں کو بھی مٹی میں ملا رہی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی وہ ہے جس کی محبت اور احترام ہر مسلمان کے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی ایمان کی حقیقی روح ہے۔ جو دل آپ کی عظمت و جلال سے خالی ہو، وہ دل پتھر سے بھی زیادہ سخت اور گمراہی کی عمیق گہرائی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ نرسمہانند کی یہ گستاخی درحقیقت اسی گمراہی اور پستی کی علامت ہے۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ اس دور میں ایسے افراد کو نہ صرف معاشرت برداشت کرتی ہے، بلکہ بعض اوقات ان کی جستجو کو آزادیٔ اظہار کے نام پر پذیرائی بھی مل جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آزادی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ کوئی شخص دوسروں کے عقائد یا مقدس شخصیات پر حملہ آور ہو۔ یہ آزادی نہیں، بلکہ ایک بدترین انارکی اور انتشار کی فضا کی تخلیق ہے۔

دنیا کے ہر مہذب معاشرے میں کچھ حدود و قیود موجود ہوتی ہیں، جن کی پاسداری انسانی فطرت

اور اخلاق کا تقاضا کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، مسلمانوں کی غیرت اور عزت کا سوال ہے، اور ایسے واقعات کسی طور پر بھی برداشت نہیں کیے جاسکتے۔

میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ جمعیت علمائے ہند، مسلم پرسنل لا بورڈ، دارالعلوم دیوبند، اور ہندوستان کے تمام مدارس کے ذمہ دار حضرات اور مدارس کے ائمہ عظام عملی میدان میں آئیں اور اس گھناؤنی حرکت کے خلاف یکجا ہو کر آواز اٹھائیں۔ کب تک ہم مصلحت کا ڈھول بجاتے رہیں گے؟ کیا ہم بھول چکے ہیں کہ ہمارے اکابر، جیسے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، مجاہد ختم نبوّت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر ہمارے اکابر علماء دیوبند نے ناموسِ رسالت کی خاطر اپنی زندگیوں کو جیلوں میں گزار دیا؟

کیا ہم اتنے بے غیرت ہو چکے ہیں کہ ہمارے سامنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے اور ہم محض تماشائی بنے ہوئے ہیں؟ یہ ہماری دینی ذمہ داری ہے کہ ہم اس فتنہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ ہماری خاموشی ایک خطرناک پیغام ہے، اور اگر ہم نے اب بھی آواز نہیں اٹھائی تو یہ ہماری نسلوں کے لیے ایک نہ ختم ہونے والی بدنامی کا باعث بنے گا۔

ہماری حکومت پر لازم ہے کہ وہ فوری طور پر اس فتنہ انگیز شخص کو گرفتار کرے اور اس کے خلاف ایسی عبرتناک سزا نافذ کرے جو آئندہ کسی اور کو ایسی گستاخی کرنے کی جرات نہ دے۔ شریعتِ اسلامی کے مطابق گستاخِ رسول کی سزا موت ہے، اور ہم اسی سزا کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بدبخت کو تختۂ دار پر لٹکایا جائے تاکہ دنیا دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا انجام کیا ہوتا ہے۔

آج کی یہ خاموشی کل ہمارے ضمیر کو بوجھل کرے گی۔ ہمیں اپنے اکابر کی قربانیوں کو یاد رکھنا ہوگا اور ان کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ یہ وقت تقاضا کرتا ہے کہ ہم بحیثیت امت مسلمہ، اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور ناموس کے دفاع کے لیے یکجا ہوں۔ پرامن احتجاج اور قانونی چارہ جوئی ہمارا راستہ ہونا چاہیے، لیکن ساتھ ہی ہمیں اپنی حکومتوں سے یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ ایسے فتنہ پرور عناصر کو کڑی سزا دیں۔

یہ معاملہ کسی ایک قوم یا ملک کا نہیں، یہ معاملہ پوری امت کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کا دفاع ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اور جب تک ہماری رگوں میں خون ہے، ہم اس فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

یہ سوال ہمیں ایک بار پھر اپنی حیثیت اور اپنی ذمہ داریوں پر غور کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیا ہم میں کوئی ایسا غیرت مند مسلمان نہیں ہے جو اس ملعون نرسمہانند کو کیفر کردار تک پہنچا سکے؟ کیا ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عزت کا احساس اس قدر کمزور ہو چکا ہے کہ ہم ایسے بدبخت افراد کے خلاف کوئی عملی اقدام نہ کر سکیں؟

یہ ہماری غیرت، ہمارے ایمان اور ہمارے اجتماعی شعور کا امتحان ہے۔ ہمارے اکابر نے ہمیشہ ناموسِ رسالت کے دفاع کے لیے اپنی جانیں قربان کیں، اور آج کا یہ وقت ہمیں یہ سوال کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ کیا ہم ان کی روح کو شرمندہ کرنے کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہم صرف الفاظ کی گونج میں کھو جائیں گے یا عملی طور پر اس ملعون کے خلاف آواز اٹھائیں گے؟

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

آج کی اس گھڑی میں، ہمیں ان لوگوں کی تلاش کرنی چاہیے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کے لیے کھڑے ہونے کی ہمت رکھتے ہوں۔ یہ وقت ہمارے لیے متحد ہو کر ایک طاقتور آواز بننے کا ہے، تاکہ دنیا کو یہ پیغام دے سکیں کہ ہم اپنی عظیم ترین شخصیت کی عزت پر کبھی بھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

چاہیے کہ ہم خود بھی غیرت مند بنیں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس راہ پر چلنے کی ترغیب دیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مسلم معاشرے کی طاقت کو اجاگر کریں اور اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے کسی بھی ممکنہ اقدام سے دریغ نہ کریں۔ یہ ہماری پہچان ہے، یہ ہمارا فریضہ ہے، اور یہ ہماری دین کی بنیاد ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے اس گھناؤنے عمل کے خلاف ہر مسلمان کو اپنی ذمہ داری سمجھنی ہوگی، اور اس کے لیے ہمیں عملی اقدام کرتے ہوئے اتحاد و یکجہتی کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔ اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہمیں ہر ممکن طریقہ استعمال کرنا چاہیے، تاکہ آئندہ کوئی بھی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت میں آنچ نہ آنے پائے۔

رضی اللہ خیر آبادی (لیتا پوری یوپی)
متعلم شعبہ افتاء دار العلوم وقف دیوبند

پیغمبرِ اسلام ایک عہد ساز شخصیت

ممتاز امریکی ادیب و مصنف، تاریخ داں مائیکل ایچ ہارٹ نے ۱۹۷۸ عیسوی میں عالمی عہد ساز شخصیات پر ایک کتاب

The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History

(تاریخ کی سو عظیم اور متاثر کن شخصیات)

لکھی ہے، جس میں تاریخِ عالم پر اثر انداز ہونے والی اہم ترین شخصیات کے کارناموں کو یکجا کیا ہے، اور عظیم کارناموں اور تاریخ کے نئے ابواب رقم کرنے والوں میں آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو سرِ فہرست رکھا ہے، حالانکہ مصنف (مائیکل ہارٹ) نے خود عیسائیت سے تعلق رکھنے کے باوجود حضرت عیسیٰؑ کا تیسرے نمبر پر ذکر کیا ہے۔ اور سرور کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو پہلے نمبر پر، اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ: دنیا میں جتنے لوگوں نے انقلابی کارنامے انجام دیئے، وہ کارنامے ان کے بغیر بھی رونما ہو سکتے تھے مگر محمد نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ کبھی انجام نہیں پا سکتا تھا۔

مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب ”سو عظیم شخصیات“ کو لکھنے میں ۲۸ سال کا عرصہ لگایا، اور جب اپنی تالیف کو مکمل کیا تو لندن میں ایک تقریب رونمائی منعقد کی جس میں اس کو یہ اعلان کرنا تھا کہ تاریخ کی سب

سے عظیم شخصیت کون ہے؟

جب وہ ڈائس پر آیا تو کثیر تعداد نے سیٹیوں، شور اور احتجاج کے ذریعے اس کی بات کو کاٹنا چاہا، تاکہ وہ اپنی بات کو مکمل نہ کر سکے۔ لیکن اس نے کہنا شروع کیا:

کہ ایک آدمی چھوٹی سی بستی (مکہ) میں کھڑے ہو کر لوگوں سے کہتا ہے "مَیں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں" میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تمہارے اخلاق و عادات کو بہتر بنا سکوں، تو اسکی اس بات پر صرف چار لوگ ایمان لائے، جن میں اس کی بیوی، ایک دوست اور دو بچے تھے۔

اب اس کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں، مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اب اس کے Followers (فالورز) کی تعداد ڈیڑھ ارب سے تجاوز کر چکی ہے، اور ہر آنے والے دن میں اس کے فالوورز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہو، کیونکہ چودہ سو سال جھوٹ کا زندہ رہنا محال ہے، اور کسی کے لئے یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ ڈیڑھ ارب لوگوں کو دھوکہ دے سکے

ہاں ایک اور بات!

اتنا طویل زمانہ گزرنے کے بعد آج بھی لاکھوں لوگ ہمہ وقت اس کی ناموس کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں،

کیا ہے کوئی ایک بھی ایسا مسیحی یا یہودی جو اپنے نبی کی ناموس کی خاطر، حتی کہ اپنے رب کی خاطر جان قربان کرے۔۔؟ بلاشبہ تاریخ کی وہ عظیم شخصیت "**حضرت محمد** ﷺ" ہیں۔

اس کے بعد پورے ہال میں اس عظیم شخصیت اور سید البشر ﷺ کی ہیبت اور جلال میں خاموشی چھا گئی، اور یہ بات سب پر عیاں ہوگئیں کہ آپؐ کی ذاتِ اقدس ہی سرِ فہرت ہونی چاہئے۔

مصنف اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یہ حقیقت واضح رہنی چاہئے کہ (حضرت) محمد تاریخ عالم میں واحد ہستی ہیں جو مذہبی اور دنیاوی، دونوں محاذوں پر کامیاب وکامران رہے۔ انہوں نے نہایت عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا لیکن نہایت مؤثر سیاسی اور مذہبی قائد ثابت ہوئے۔ تیرہ سو سال گزر جانے کے باوجود ان کے اثرات آج بھی انسانوں کی ایک کثیر تعداد پر نہایت گہرے طور پر قائم ہیں۔

دیگر مذاہب کی طرح اسلام نے بھی اپنے پیروکاروں کی زندگیوں پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ اس لئے اس کتاب میں دنیا کے عظیم مذاہب کے بانیوں کے حالات نمایاں طور پر شامل کئے گئے ہیں۔ چونکہ اس وقت دنیا میں عیسائیوں کی تعداد مسلمانوں کی بہ نسبت تقریباً دوگنا ہے اس لئے ابتداءً یہ بات عجیب لگی کہ میں نے (حضرت) محمد کا مقام (حضرت) عیسی سے بلند ظاہر کیا ہے۔ لیکن میرے پاس اس فیصلہ کے لئے دو اہم وجہ ہیں:۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ (حضرت) محمد نے اسلام کی ترویج اور فروغ میں جو کردار ادا کیا ہے وہ عیسائیت کے فروغ میں (حضرت) عیسی کے کردار کے مقابلے میں زیادہ زور دار اور توانا رہا ہے۔

مسیحیت کے اخلاقی اصولوں کی تشکیل میں (حضرت) عیسی کا کردار (جہاں تک مسیحیت کا صیہونی عقائد سے اختلاف ہے) اگرچہ بنیادی رہا ہے اس کے باوجود بھی مسیحیت کے فروغ میں سینٹ پال نے زیادہ

مؤثر کردار ادا کیا ہے اور وہی عہد نامہ جدید کے بڑے حصے کا مصنف ہے۔ جبکہ (حضرت) محمد نے نہ صرف اسلام کی الٰہیات کی تشکیل میں فعال کردار ادا کیا بلکہ اس کے بنیادی اخلاقی اصولوں کا تعین بھی کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے اسلام کے فروغ کے لئے بھی مساعی کیں اور اس کی عبادات کی توضیح بھی کی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کے برعکس محمد (ﷺ) نے نہ صرف دنیاداری کے بھی آداب سکھائے بلکہ ایک روحانی شخصیت کے طور پر بھی رہنمائی فراہم کی۔ فی الحقیقت، عرب فتوحات کے پیچھے وہی اصل کارفرما قوت تھے۔ اس اعتبار سے وہ تمام انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن سیاسی قائد ثابت ہوئے۔

بہت سے تاریخی واقعات کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ ناگزیر (INEVITABLE) تھے۔ ان کی رہنمائی کرنے والا جو شخص تھا وہ نہ بھی ہوتا، تب بھی وہ وقوع پذیر ہو کر ہی رہتے۔ مثال کے طور پر اگر سائمن بولیور کبھی پیدا نہ ہوتا پھر بھی شمالی امریکی نوآبادیاں سپین سے آزادی حاصل کر ہی لیتیں لیکن عرب فتوحات کے بارے میں ایسا دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ محمد سے پہلے ایسی کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ وہ نہ ہوتے تو یہ فتوحات نہیں ہو سکتی تھیں۔ تاریخ انسانی میں ان سے مماثل ایک واقعہ تیرہویں صدی عیسوی میں ہونے والی، منگولوں کی فتوحات ہیں جو بنیادی طور پر چنگیز خان کے زیر اثر ہوئیں۔

یہ فتوحات عربوں کی فتوحات سے زیادہ وسیع و عریض ہونے کے باوجود ہرگز پائیدار نہیں تھیں۔ آج منگولوں کے قبضے میں صرف وہی علاقے باقی رہ گئے ہیں جو چنگیز خان کے دور میں ان کے زیر تسلط تھے۔

ماہنامہ الرشید لکھنؤ

عرب فتوحات کا معاملہ اس سے بہت مختلف ہے۔ عراق سے مراکش تک عرب اقوام کی ایک زنجیر پھیلی ہوئی ہے۔ یہ صرف اپنے مشترک عقیدے (اسلام) ہی کے سبب باہم متحد نہیں ہیں بلکہ ان کی زبان تاریخ اور تمدن بھی مشترک ہیں۔ قرآن نے مسلم تہذیب میں زبردست مرکزیت پیدا کر دی ہے اور ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ اسے عربی میں لکھا گیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے عربی زبان تیرہ صدیاں گزر جانے کے باوجود باہمی طور پر ناقابل فہم بولیوں (DIALECTS) میں بٹ کر منتشر ہونے سے بچی رہی۔ جیسا کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے زبانوں کے ساتھ ایسا معاملہ بن جاتا ہے۔ بلاشبہ ان عرب ممالک کے مابین کافی اختلافات ہیں پھر بھی یہ محض جزوی نوعیت کے ہیں۔ ان اختلافات کے باوجود ان کے درمیان اتحاد کے اہم عناصر کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کی جانی چاہئیں جو تسلسل اور تواتر کے ساتھ موجود ہیں۔ مثال کے طور پر ایران اور انڈونیشیا تیل پیدا کرنے والے دو غیر عرب اسلامی ممالک ۱۹۷۳-۷۴ء کے موسم سرما میں ہونے والے، تیل کی تجارت کی بندش کے فیصلے میں شریک نہیں تھے جب کہ تمام عرب ممالک اس میں شریک تھے۔ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ اس میں ان کے عرب ہونے کا بھی گہرا دخل تھا پھر ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی میں جو عرب فتوحات ہوئی تھیں وہ انسانی تاریخ کے تمام ادوار میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ ان فتوحات کے اثرات آج بھی واضح اور مسلسل محسوس ہو رہے ہیں۔ یہ اثرات اسلام کی مذہبی اور دنیاوی تعلیمات کا ایسا نادر اور بے مثل امتزاج (UNPARALLED COMBINATION) ہیں جو (حضرت) محمد کو انسانی تاریخ کی واحد اور با اثر ترین شخصیت کہلانے کا حق عطا کرتے ہیں۔

پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نرسنگھانند کی گستاخی ناقابل برداشت

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اپنے پریس نوٹ میں کہا ہے کہ بد ذہن اور بدزبان یتی نرسنگھانند نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخانہ کلمات کہے ہیں، وہ قطعاً ناقابل برداشت ہیں اور سرخ لکیر کو عبور کرنے کے مترادف ہے، مولانا نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے بدزبان شخص پر کیس چلائے اور اُس کو اس کی صحیح جگہ یعنی جیل پہنچائے؛ کیونکہ یہ کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہے اور اگر اس کے رد عمل میں نوجوان بھڑک گئے تو اس سے پورے ملک کا امن وامان خاکستر ہو سکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ اسلام کا تصور واضح ہے کہ تمام مذاہب کی جو مقدس شخصیتیں ہیں؛ چاہے ہم ان پر ایمان رکھتے ہوں یا نہیں رکھتے ہوں؛ لیکن ہمارے لیے ان کا احترام کرنا، ان کی بے احترامی سے بچنا اور ان کے ماننے والوں کی دل آزاری سے اجتناب کرنا ضروری ہے، اسلام ایک خدا کا قائل ہے، وہ مورتی پوجا کا قائل نہیں ہے؛ لیکن جن دیویوں اور دیوتاؤں کو دوسری قومیں پوجتی ہیں قرآن مجید میں ان کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، یہ ہے مذہب، عقیدہ اور دھرم کے معاملے میں وہ صحیح طریقہ کار جس سے سماج میں امن قائم رہ سکتا ہے اور جو سماج کے تمام طبقات کو جوڑ سکتا ہے۔ مولانا رحمانی نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ یہ ایک بیہودہ شخص کا بیان ہے، عام برادران وطن کی سوچ یہ نہیں ہے،

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی وانقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

ہمارے ملک میں ایسے برادران وطن آج بھی موجود ہیں اور پہلے بھی گزرے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات لکھی ہے، جنہوں نے آپ کی شان میں نعتیہ کلام کہا ہے، ہمارے سامنے گاندھی جی کی تعلیم موجود ہے جنہوں نے آپ کی زندگی کو آج کی انسانیت کے لیے آئیڈیل اور نمونہ قرار دیا ہے، اس لیے اگر ایک بدزبان شخص اپنی زبان کی گندگی کو بیہودہ گفتگو کے ذریعے ظاہر کرتا ہے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ تمام برادران وطن کی یہی سوچ ہے؛ البتہ ہمیں اس بدزبان کے خلاف قانونی لڑائی بھی لڑنی چاہیے اور حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ اس شخص کو قرار واقعی سزا دے اور ساتھ ہی ساتھ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تعارف ہر زبان میں برادران وطن تک پہنچانا چاہیے اور ملک کی ہر زبان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، آپ کے اخلاق، آپ کی اعلی تعلیمات، آپ کی انسانیت نوازی اور آپ نے زندگی گزارنے کا جو خوبصورت طریقہ دیا اس طریقہ کا تعارف پیش کرنا چاہیے۔

محسن انسانیت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی ہمیں قطعی برداشت نہیں

قاضی سید ضیاء العارفین القادری

(قاضی شہر وامام عید گاہ بانگر مئو اناؤ)

ڈاسنا دیوی مندر غازی آباد میں واقع ایک مہنت دیپک تیاگی عرف یتی نرسنگھانند کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں انتہائی گستاخانہ بیانات سنکر ہم سب عاشقانِ رسول کو بیحد صدمہ و قلبی تکلیف پہونچی ہے۔ یہ ملعون و مطعون خبیث الفطرت نام نہاد مہنت اس سے قبل بھی کئی بار اپنے بیانات میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگل چکا ہے۔ اس شیطان صفت انسانی صورت درندے کے ناقابلِ برداشت بیانات سے ہم سبھی مسلمانوں نیز امن پسند ہموطنوں کے قلوب و جذبات بیحد مجروح ہوئے ہیں۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں اور برداشت کر رہے ہیں لیکن آقائے نامدار حضور علیہ الصلواۃ والتسلیم کی شانِ مقدسہ میں ذرا سی بھی گستاخی ہمیں قطعی قطعی برداشت نہیں۔

اس ملعون نے یہ حرکت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ملک میں امن و امان کا دشمن اس سے بڑھ کر آئین ہند کا مخالف اور سب سے بڑا آتنک وادی ہے۔

ہم خبیث الفطرت نرسنگھانند کے اس بیہودہ اور انتہائی نازیبا بیانات کی سخت سے سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کا دینی دعوتی و انقلابی ترجمان
ماہنامہ الرشید لکھنؤ

اور ہمارا حکومتِ ہند سے مطالبہ ہے کہ اس ملعون شخص کو کڑی سے کڑی سزا بلکہ پھانسی کی سزا دی جائے، تاکہ آئندہ کوئی ایسا سر پھرا شخص اس طرح کی خباثت نہ کر سکے۔

اور ہماری یہ بھی مانگ ہے کہ کوئی ایسا سخت قانون بنایا جائے جس سے کوئی بھی شخص کسی کے مذہبی پیشواؤں کی توہین کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

تمت بالخیر

حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام کی شان اور آپ کی ناموس ہمارے لیے ہماری عزت و جان سے بڑھ کر ہے، کوئی بھی مسلمان ہو وہ ہر چیز برداشت کرنے کے لیے تیار ہے لیکن حضور کی شان میں ذرہ برابر بھی گستاخی ہو اسے یہ بالکل برداشت نہیں، جب بھی کوئی گستاخی کرتا ہے تو اس کے مقابلے کے لیے صرف چند افراد سامنے آتے ہیں باقی پوری قوم اس چیز سے ناآشنا ہوتی ہے، کیوں؟ اول چیز انہیں پتہ ہی نہیں ہوتا انہیں خبر ہی نہیں ہوتی کہ ہو کیا رہا ہے، جیسا کہ ابھی حال ہی میں ایسا ہوا کہ حضور کی شان میں گستاخی کری گئ آپ کی شان کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئ، لیکن ہماری قوم اس سے بالکل بے خبر ہے تو انہیں کو باخبر کرنے کے لیے اور ان کو بیدار کرنے کے لیے ایسے اجلاس کرنے ضروری ہیں اور ایسی مجلسیں منعقد کرنا ضروری ہیں جس کے اندر ان کو تمام چیزوں سے باخبر کیا جائے اسی سلسلے میں ایک اجلاس عام تحریک تحفظ ناموس رسالت لکھنؤ کی جانب سے منعقد کیا گیا ہے جس کا پوسٹر آپ کے سامنے موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہیں، اور اس کو خوب وائرل کریے اور خود بھی باطل کا مقابلہ کرنے کے لیے مکمل تیار ہو جائیے۔

فیض رشید لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ

بتاریخ
31 اکتوبر 2024
بروز جمعرات بعد
نماز مغرب

بمقام
مسجد سعد
نزد سونا بھٹہ
برورہ حسین باڑی لکھنؤ

صدارت
حضرت مولانا
عبد المتین صاحب قاسمی

تلاوت
قاری
محمد ثمامہ عرفانی صاحب
لکھنؤ

نظامت
محمد انس قمر
لکھنؤ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا
محمد ریحان صاحب
استاذ مدرسہ عربیہ اشاعت الحق لکھنؤ

نعت
قاری
محمد یحیی صاحب
لکھنؤ

مہمانانِ خصوصی

حضرت مولانا
عبد السلام بھٹکلی ندوی صاحب دامت برکاتہم
استاذ تفسیر وحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حضرت مولانا
احمد الیاس نعمانی صاحب دامت برکاتہم
استاذ مدرسہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ارادت نگر ڈالی گنج لکھنؤ

बतारीख
31 अक्टूबर 2024 बरोज़ जुम्मेरात
बाद नमाज़ मग़रिब
मस्जिद- साद सोना भट्टा
बरौरा हुसैन बाड़ी बालागंज लखनऊ

एक रोज़ा अजीमुश्शान
जलसा तहफ़्फ़ुज़े नामूसे रिसालत

الداعیان الی الخیر: حافظ محمود الحق، حافظ فیض رشید، مولانا عبد الوارث، محمد مصباح الدین ندوی، محمد شعیب خان، منشی عبد الوحید، محمد آصف انصاری، قاری اظہار حنفی، محمد رفیق انصاری، قاری عارف رحمانی، محمد حمزہ اشاعتی، محمد شاکر ندوی، محمد طالب فرقانی، حافظ محمد نعمان، قاری صلاح الدین، حافظ ابوذر غفاری، محمد شاہ زیب۔

تمام احباب سے شرکت کی پُرزور اپیل ہے

منجانب: تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ لکھنؤ

خواتین کیلئے پردے کا اِنتظام ہوگا

Imagitor

ماہنامہ

الرشید لکھنؤ

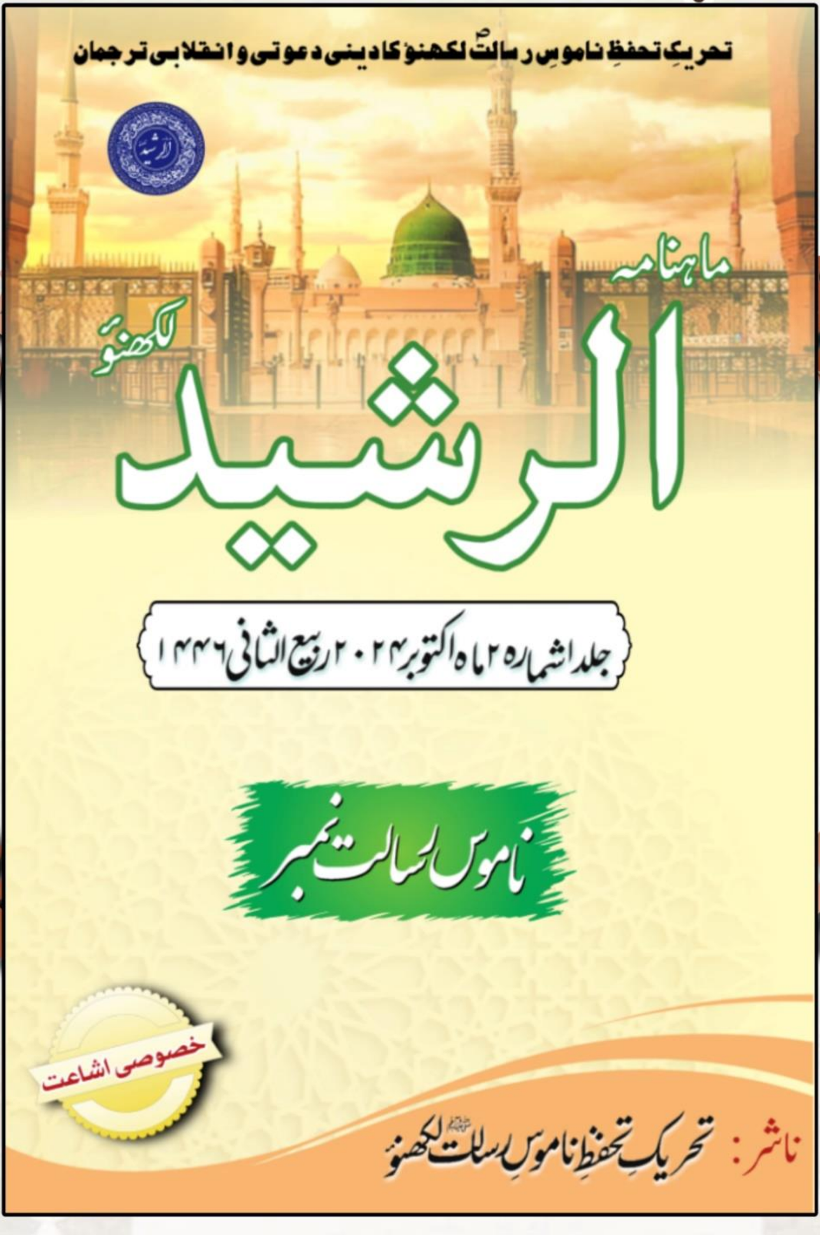

MASJID SAAD SONA BHATTA BARAURA BALAGANJ LUCKNOW 26003 UP INDIA/

E-MAIL. HAFIZFAIZRASHEED09@GMAIL.COM

6307156950, 94156 83541

ناشر تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت لکھنؤ